



الحمد لله على الاطلاع على كتاب الاجواب ما حي رسوم و بدعات و
ادبام و ظلمات محلي ينجح لاسمہ موشی بد لائل تافعه اعني

البراهين القاطعة

على

ظلام الانغال الساطعة

الملقب

بالدليل الواضحة

على

كرامة المسيح من الملوذ والفاجمة

بار حضرت بقیہ سلف مجتہد خلف اس افتخار المحدثین تاج العلماء الکاملین جناب ملا رشید احمد رضا لکھنوی مدظلہ

دارالبرہان

اردو بازار ایم ای بی خان روڈ ۵ کراچی ۱

برائین قاطعہ : مصنفہ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
مصدقہ، مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت : صفحہ ۵۵، جس میں پہلی عبارت :

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا : ”مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔“ (معاذ اللہ)
حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں ”اصلے ندارد“ فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں، دیکھتے کتاب مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۰۰
”جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد۔“

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا۔ (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو ص ۵۲)

خط کشیدہ دوسری عبارت میں ہے :

”شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ!“

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مؤلف ”انوار الساطعہ“ کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مؤلف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے، تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لیے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہو ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایسا علم

ماننا شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لیے علم محیط رُوتے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی جبکہ شیطان کے لیے یہی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کمال میں نیچا دکھانا کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟

اس سے قبل براہین قاطعہ کے ص ۶ کا عکس ملاحظہ ہو۔ خط کشیدہ عبارت جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے امکان کذب کا قول کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ غلط وعید امکان کذب ہے۔ حالانکہ قیامت میں خلف وعید بالفعل متحقق ہے جس سے ان کے نزدیک کذب بالفعل متحقق ہونا ثابت ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بالفعل کذب کا صدور ماننا کفر ہے۔

نوٹ:۔ براہین قاطعہ کے ص ۶ - ۵۵ کے عکس میں یہ خیال ہے کہ صفحہ میں درمیانی خط کے نیچے براہین قاطعہ ہے۔ اور اوپر انوارِ طبع۔

تابش قصوری

لاکھوں کروڑوں درہم نام رسول کی مدح پر فتوح پر جسکے فیض تعلیم ہدایت سے ہر زندہ دل اپنے مردگان غناک کی ارواح کو فاختہ و درود سے راحت رسالہ پر دنیا غفلت و لاخواتنا الذین سبقونا بالایمان ولاجعل فی قلوبنا خلا الذین استودعنا انک رب العظیم ابجد: الہ اسلام کو اپنی اس حالت نازک پر رونا چاہیے کہ اسلام ایک گل یز مشرودہ کی طرح سورج اختلافات بیجا سے آٹا فنا کھیلایا جاتا ہے۔ اور غنا و فساد ایک تند باد شدید ظلمانی کی طرح ہر طرف سے اٹھا چلا آتا ہے نہ زبانیں بھی نہ سینے صاف سیکڑوں مسند ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ جس کی شان عالی یہ ہے من احد قح من اللہ حدیث اللہ تعالیٰ سے زیادہ کیا کرتا

کر کے مدح کر کے داد چاہتا ہے اور بریں فہم و دانش علم چند جہاں کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سنا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے کی ہے لہذا خوب روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیم روز کے واضح ہوا کہ مؤلف اس کا مولوی عبدالحسین رام پری ہے جو میر تقی میر برنگان شیخ الہی بخش مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتداً اکر اطفال سے رسائل جتہ طین کو جمع کر کے یہ لکھا وہاں یہیم سنیچایا اور بدویم بخندت جناب سلطان احمد علی صاحب سہارنوی اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنوی اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی ۔۔۔۔۔ اور مولوی

محمد قاسم سہارنوی رحمۃ اللہ علیہم میں یہ بضاعت مزاجہ علم بے فہم کی حاصل کی تھی ان کو بھی مع طہار مقدم دستاقر کے نشان سہائم طعن و شتم بنایا اس وجہ زیادہ تر جو جب ملال تیج کا ہوا چونکہ جملہ رسائل اس کتاب پر ناز کرتے ہیں اور خود مؤلف بھی اس تار حکبوت کو حسن حصین تصور کرتا ہے اس کی حقیقت جہل و کسوف کو ضروری جانا تا کہ مؤلف کو مبلغ اپنے فہم کا واضح ہو جائے اور ہر ناظر پر کیفیت مؤلف کی اور استعداد و لیانت اس کی ہریدہ ہو جائے اور اس و انوار الساطعہ کا نام البرہان ہیلن الفاظ علی ظاہر الانوار الساطعہ لکھا گیا اور اس رد میں لفظ مؤلف سے مراد مولوی عبدالحسین رام پری کہہ دوئے گا اور

مجھے وہ عالم کہ جس کے جواب پر مؤلف نے بحث شروع کی ہے اور اس جواب میں مقاصد مضامین اس سالہ کا ابطال اور حاصل مراد مؤلف کا قلع کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ و عبارت کی غلط اور مفہومات و خرافات کا جواب اور سب طعن کا انتقام اور جملہ جملہ کا افساد و ابطال بسبب خون و طوالت کے ترک کیا گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ پس بغور ملاحظہ طلب کہ مؤلف کے جملہ مطالب کو نیت و نابود اور جمیع قباہ و مفساد کو باختصار نام معائن و مشہور یافتہ تعالیٰ کر دیا گیا ہے کہ بخوبی فہم والا بھی اس تالیف و مؤلف کی قدر پر مطلع ہو جائے گا۔ والشرول التوفیق و علیہ العباد و بیدہ ازمتہ الحق و الحقیقہ قولہ کہ لکھ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ اقول

مسند خلف و عید قدما میں مختلف فیہ ہے امکان کذب کا مسند قراب جدید کسی نے نہیں لکھا لاکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف و عید یا جائز ہے کہ نہیں چنانچہ دو مختار ہیں ہے حق مجوز مختلف فیہ و عید فقط اہل حق و العاقب و المناصدان الاشاعہ قائلون بخوادہ لانی لا یعدن فقط اہل جود و کما الخ خلف و عید جائز ہے کہ نہیں ظاہر توبہ ہے اشارہ اس کے قائل ہیں ۔۔۔۔۔ اس وجہ کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے پس اس طعن کو نا مؤلف کا پہلے شارح پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لامعلیٰ ہے ہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل و پیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہل علم نے نہ

کیا تھا جیسا کہ اس شیر و ہم صدی کے جتہ عین نے کہا ہے اور عجیب و غریب مطلق کے مقرر ہوئے اور ان اللہ علی کل شیء قدیر کیخلاف عقیدہ شہرہا اس پر مؤلف کو افسوس اور عبرت نہ ہوئی پس یہ باجرا لائق دید ہے کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز پر عقیدہ عمیرا لے اختلاف کی تادمی سے اہل بدعت سے کمال تجویح کے یزوں کا نشانہ گئے گمراہ جاہل و مکرر کا جال میں مضبوط قندے ظاہر ہر مقام

وہ جائز نہ ہو ورنہ ناجائز یہ بات ہرگز محققین کامل کے نزدیک مسلم نہیں واضح ہو کہ یہاں تک سوال فتویٰ انکاری کی شہرت لگتی ہے اب
 اسی کے جوابات جو مفتی صاحبوں نے لکھے ہیں اسکی توثیق کرتا ہوں۔ اور دوم میں چھ لے ہیں لکھنے والی نقل جواب واضح ہو کہ
 اس سوال کا جواب اقل دہلی میں کھو گیا پھر اصحاب دیوبند نے اس پر مہربانی کی وہ یہ ہے جواب فتویٰ انکاری انتقاد
 محفل میلاد اوقیام وقت ذکر پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرون عشرہ و ثبات نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اعلیٰ بیعتیاس
 بروز عیدین وغیرہ عیدین وغیرہ میں فاتحہ سورہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ نیابتہ عن الملیت بغیر تخصیص ان امور مقررہ
 سوال کے لکھ مسکین و فقراء کو دیکھ تو اب یہ بیانا اور دعا اور استغفار کرنے میں اُمید غفلت اور ایسا ہی حال دہم سویم جملہ وغیرہ
 اور فتح آیت اور چوں اور شہید بنی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے غلامہ یہ کہ بدعات مختورات نہ پسند مشرور ہیں
 انتہی حدیث فرما۔ اب مؤلف رسالہ ذی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور دہر بھروسہ کر کے بیان کرتا ہے ان امور نا صواب کو جو اس جواب میں
 ہیں واضح ہو کہ اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی مہربانی غرض حضرت شریف حسین یہ صاحب دہلی میں غیر غلط ہیں جب
 ان کو جانتے ہیں ان کا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس فتوے میں ان کے تعلق ہو گئے مدرسہ دیوبند کے
 طلباء اور مدرسین کی باطنی مہربانی چند دستخط ہیں ایسے لکھے گئے ہیں ان میں سے ایک صاحب کی عبارت ہے ہذا مسئلہ جواب صحیح
 حسن علیٰ غنی اللہ عنہ سبحان اللہ عبارت ان مفتی صاحب کی دیکھو کے قابل ہزار فصاحت بلاغت تذکرہ میں لکھنے کے لائق و لفظ ہذا
 کی تذکرہ تعریف مسلسل تائید و تکیہ جواب کی تذکرہ صمد کی تائید تیسرے مسئلہ یعنی سوال مبتدا اور جواب صحیح کی خبر سوال کی خبر جواب کی کیا گشت
 ہو رہی خبر ہم کو ان صاحبوں میں کسی کی کچھ قضاہ نہیں الاموالی محمد یعقوب صاحب کہ اس مدرسہ کے مدرس قول ہیں چونکہ انھوں نے
 اول سے متعدد حفاظ کو خطبات مکتوبہ سے کہ خطبات جہل پڑھ کر مثل طبع کے قضاہ کر کے اسکی خطبات حلیہ کو خارج طور پر نمایاں
 حیا ناکر دکھایا۔ قول۔ نور دوم المواقول۔ اس میں مولف نے جواب غلط نقل کیا ہے بعد اس کے کچھ اپنے علم کے غرہ کلمات لکھی
 ہیں کہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں لم مولف کا تو فو مال میں ہی خوب منور ہو چکا قولہ۔ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ
 ہے المواقول جس میں نام کوئی مدرس مدرسہ دیوبند میں نہیں بتاتا ہے سنا مدرسہ سے آجنگ کی کیفیات موجود ہیں دیکھ لو مولف کو
 اگر دیوبند کے مدرسہ چھ جن کرنا مقصود ہے تو انھی میں من کرنا کہ جسکا کہ تمکانا نہ پوشرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان بعض
 انھن اللہ پھر خواہ خواہ حسن الی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرآن مجید حضرت یحییٰ حرمت سے یہ لکھنا کہ قدر خلاف ارجح تھا ہے
 کے ہے اور جو تو ہیں مدرس کی غرض مولف کی ہے تو ایسے راہی معائن سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم ہے اگر کچھ نہیں
 خدا اور مولف کو ہے تو اسے اللہ دیکھے اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے
 کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خطبہ کثیر کو خطبات خلافت سے نکالو یہی سبب کہ ایک صاحب نے لکھا کہ عالم علیہ السلام کی زیارت
 خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو دو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آئی آپ تو عربی ہی فرمایا کہ جیسے علماء
 مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یزیدی لکھی سبحان اللہ اس کو رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ عند اللہ زیاد ہوگا

اور آدمی مرنے میں ہر جگہ ملک الموت موجود ہے اور شکوہ اس سے کہ ملک الموت وقت موت کے سر ہانے ہوتا ہے مومن کے گھر اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہو اور قاضی شتا اللہ نے تذکرۃ الموتی میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ کو اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت رسول اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں ہے کہ یا بد آدمیوں کا جس کی طرف کچھ کو تو جہنم جرات اور دن و کھنہ چلتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہنچاتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر پہچانتے ہیں ان حدیث سے معلوم ہو کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب تھا، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ درمیان کے مسائل نہ میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا جینا آدم کے ساتھ روزات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے چاہا بعد اس کے لکھا ہے شاہدہ علی زلف خدا اقدار ملک الموت علی لفظہ و دلالت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا۔ اختصار کلام۔ اب عالم اسام محسوس میں اس کی مثال سینے، کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادی دنیا کی تحیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو موجود یادے گا اور سورج کو بھی یادے گا پھر اگر وہ کچھ کو ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود رہتا ہے قاعدہ سے چلیے وہ کافر ہو جاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حال کہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاصہ سلطان ہے پس اسی

حضرت خضر کو کلام اس سے زیادہ پر قادر تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت خضر مفضل کی برابر اس علم کا شوق کو پیدا نہ کر سکے ہیں آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت و سمت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت طواری اس کا حال مشاہدہ اور انصوح قطعیت سے معلوم ہوا اب اس کی افضلیت قیاس کر کے اس میں بھی شش یا زائد اس مفضل قبول ہونا ثابت ہونا کسی حاکم کی علم کا کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سوا ثابت ہو جاوے بلکہ قطعی میں قطعیت انصوح سے ثابت ہونے میں کہ خبر و ادب بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیت سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا جائے تو کب قابل التفات ہو گا دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہو پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ سب قول مؤلف کام و دور ہو گا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں دلہذا ادری ما یفعل فی دلائل صحیحہ الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ جھگڑو اور کیجیے گا بھی علم نہیں اور مجلس کساح کا مسئلہ بھی بحر اقیانوس وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگر چاہیں ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل میں تو مؤلف سب علوم میں اسباب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی بڑی جھگڑا و علم عیب بزم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم سے بہت بڑا کامل الایمان ہے کہ شیطان سے ضرور افضل ہو کر علم من شیطان ہو گا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جمل پر غیب بھی ہوتا ہے اور دین بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کہ تقدیر و روزانہ علم و عقل ہے ایسا منور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف انصوح قطعیہ با دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرم نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس و ثبات ہونی، فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نفس قطعی ہے کہ جس سے تمام انصوح کو نہ کر کے ایک مشرک ثابت کرتا ہے اور نہ حدیث تخریص تہذیب

و اینکه بجانب بن بود در حالت روزمره است اکثر نظر آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم ملاحظه بود یعنی نظر که در آن گوشه چشم که در جانب صد غشت آنگاه در جانب بنی است از مسوق و مانع میگویند و این از غایت حیا و وقار بود چون التفات میکرد وی گرست بچپ است بنام ریگشت بود و دیدن نظر دیگر و اندین غنق الکفانی نمود که از علوت بسکاردان کم بکشد و نظر وی در پیش روی او پست بکمان بود در احادیث صحیح آمده است که پیغمبر یان می گفت بخت کنید از من بگو و بخود که من می بینم شما را از پیش من بکسان پوشیده نیست بر من بگو و بخود شما حقیقت این روایت را خدا دانند که چگونه حقیقت تمام احوال شریف آن حضرت صلی الله علیه و سلم این چنین است که بکنه آن خوان دیده و دعوی در آن بکنه حکم تاویل مشابهاست از آنچه بیا س عقل و نظر عالم میتوان گفت برین تفصیل است که این روایت بصری است یا روایت قلبی و بهر تقدیر مخصوص است بحال معلوم که محل انکشاف تمام و موجب از دنیا دور است یا عام است ناملاً احوال و اوقات را و اگر روایت بصری است بین چشم است که در سر است یا پرده و کار نقالی قادر است که قوت بصری در هر چه و بدن پیدا آید و باور ابصار آن حضرت بطریق اعجاز مقابله شرط نبود و بعضی گفته اند که در میان کتفین آن حضرت دو چشم بود مانند سوراخ سوزن که انصاری کرد آن دمی پوشید از اجامها یا نه و این جماعه منطبعی شد در حایط قبله چنانچه در آئینه پس مشاهده می کرد افعال ایشان را و این دو سخن غریب است اگر در حق صحیح ثابت آید آتنا و صدقنا و الا عمل توقع است گفتند که اینها صحیح ثابت نشده است و اگر روایت قلبی مراد است پس آن ملت بطریق دمی و اعلام و کشف و الهام گفته اند که جواب آنست که چنانکه قلب شریف آن حضرت صلی الله علیه و سلم احاطه و وسعی در درک و علم معقولات اند و پس لطیف و انبساط احاطه در درک محسوسات بخشد و در جهات دور و حکم کجاست گردانیدند و الله اعلم و این جای اشکال می آید که در بعضی روایات آمده است که گفت آن حضرت صلی الله علیه و سلم که من ندیده ام نمیدانم آنچه در پس این دیوار است جوابش آنست که این سخن صلی الله علیه و سلم نادر و روایت بدان صحیح نشده است و اگر باشد گفتیم که آن انکشاف مخصوص بحال نماز است و اگر عام است موقوف باعلام الهی و خلق اوست علم را چنانچه در سایر منیبات است و ولایت می کند بران حدیثی که واقع شده است که کیباری نادر آن حضرت صلی الله علیه و سلم گم شده بعضی منافقان گفتند که محمد خبر از آسمان امید دارد نمی یابد که نادر او بکاست چون این سخن منافقان بدان حضرت صلی الله علیه و سلم رسید گفت من ندیده ام و در نمی یابم گر آنچه با آنند و در یابا: مراد در کار من متعطل همین گفت که تحقیق راه نمود و مراد و در کار نقالی بران نادر گوی در موضع است چنین چنین بنده شده است همادوی در درختی پس رفتند آنجا و یافتند و چنانکه خبر داده بود پس آن حضرت صلی الله علیه و سلم نمی یابد گر آنچه در یابا و در یار و در کار بتبارک تعالی خواه در نماز باشد یا در غیر آن فلا اشکال آتاس شریفی صلی الله علیه و سلم در حدیث آمده است که آن حضرت صلی الله علیه و سلم گفت که من بهیم چیزی نمی بینم شادی شنوم چیزی که نگوید شما من می شنوم الطیط آسمان را و الطیط آواز پالان و آواز شکم منی و آواز شکر که مانند آواز گویند و فرمود من را و است گمان

2

مدارج النبوة

८

ص

6

عکس

بجسینہ کا دربار میں تھیں وہاں پہنچ کر انھوں نے خدا ملا تھا۔

بیانِ شریف